

## ۱- ایمان اور نیک عمل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا

(مریم: ۹۶)

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے عنقریب رحمن ان کے لئے محبت کرنے والے بنادے گا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى :

إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلُ

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ

فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبُوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ

ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب اللہ بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور کہتا ہے بیشک اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تو تم بھی اس سے محبت کرو، تو جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں، اور جبریل علیہ السلام آسمان والوں میں آواز لگاتے ہیں بیشک اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تو تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اس کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

(بخاری: بدء الخلق: ۳۲۰۹، مسلم: البر والصلة والآداب: ۴۷۲۲)

ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا

قَبُولُ الْقُلُوبِ لَهُ بِالْمَحَبَّةِ وَالْمِيلِ إِلَيْهِ بِالرِّضَا عَنْهُ

قبولیت: سے مراد: کہ لوگوں کے دل اسے محبت کے ساتھ قبول کرنے لگے اور اس کی جانب خوشی سے مائل ہو جائیں۔

ہرم بن حیان العبدی نے فرمایا

مَا أَقْبَلَ عَبْدٌ بَقْلَبِهِ إِلَى اللَّهِ إِلَّا أَقْبَلَ اللَّهُ بِقُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَيْهِ

حَتَّى يَرْزُقَهُ مَوَدَّتَهُمْ وَرَحْمَتَهُمْ

کوئی بندہ اللہ کی جانب اپنے دل سے متوجہ نہیں ہوتا مگر اللہ مومنوں کے دلوں کے ساتھ اس کی جانب متوجہ ہوتا ہے، یہاں تک کہ اسے ان کی محبت اور ان کی رحمت دے دی جاتی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر: مریم: ۹۶)

(حافظ ابن حجرؒ نے ان کے تعلق سے فرمایا: کہ ہرم بن حیان العبدی کے تعلق سے مشہور ہے کہ یہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ (الاصابة في تمييز الصحابة: ۹۰۹۴)

## ۲- اللہ کے لئے محبت کی جائے اور سلام کو پھیلایا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا

أَوْ لَا أَذْلِكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

تم جنت میں نہیں داخل ہو سکتے یہاں تک کہ تم مومن بن جاؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ تم محبت کرنے لگو، اور کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ جب تم اسے

کرنے لگو تو تم آپس میں محبت کرنے لگو گے، تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ۔ (مسلم کتاب الایمان: اس بات کا بیان کہ جنت میں صرف مؤمنین ہی داخل ہوں گے ۵۴)

### ۳۔ لوگوں کی خدمت کی جائے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ أَنْفَعُهُمْ

لوگوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ ہے جو ان کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو۔

(ابن ابی الدنیاء: فضائل الحوارج، طبرانی: ابن عمر) (حسن: صحیح الجامع: ۱۷۶)

### --- خاندان والوں اور رشتہ داروں کی

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي

تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہے اور میں اپنے گھر والوں کے لئے سب سے بہتر ہوں۔

(ترمذی: عائشہ رضی اللہ عنہ) (ابن ماجہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ) (طبرانی: معاویہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۳۳۱)

### --- دعوت کے امور میں خاندان والوں کی مدد لینے کی اہمیت

موسیٰ کا کہنا

وَأَجْعَلْ لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي. هَارُونَ أَخِي. اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي

(طہ: ۳۱-۳۹)

اور میرے لئے میرے اہل سے ایک وزیر بنا دے، میرے بھائی ہارون کو، اور اس کے ذریعہ سے میری کمزوری دے۔

### --- گھر والوں کی خدمت کرنا

اسود کہتے ہیں کہ

سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ

قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ - تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ

فَإِذَا حَضَرَتْ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اللہ کے نبی ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے، کہنے لگیں کہ وہ اپنے گھر والوں کے کام میں رہتے تھے (یعنی ان کی خدمت کرتے

(بخاری: الاذان: ۶۷۶)

تھے) اور جب نماز کا وقت آتا تو نماز کے لئے نکل پڑتے۔

### --- پڑوسیوں کی مدد

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ

قَالُوا وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ الْجَارُ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا بَوَائِقُهُ قَالَ شَرُّهُ

اللہ کی قسم وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون ہے؟ فرمایا: ایسا پڑوسی جس کے پڑوسی اس کی

تکلیفوں سے محفوظ نہ ہوں، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کی تکلیفیں کیا ہے؟ فرمایا: اس کا برا ہونا۔

(تعلیق شعیب الارنؤط: اس کی صحیح ہے اور امام مسلم کے شرط پر ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں جو کہ شیخین کے رجال ہیں، سوائے اسماعیل بن عمر کے تو وہ صرف مسلم کے رجال میں سے ہیں، امام البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے: الصحیح: ج ۵ ص ۲۱۳، نمبر: ۲۱۸۱)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ

جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ (بخاری: ۶۰۱۹)

وَلِمُسْلِمٍ : فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ

(مسلم میں ہے: ۴۸) تو چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

--- لہذا اسی لئے زیادہ بہتر ہے کہ ہم پڑوسی سے محبت کریں

۱- ہم اس سے سلام میں پہل کریں۔

۲- بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کریں۔

۳- مصیبت میں پڑے تو اسے تسلی دلائیں۔

۴- خوشی میں اسے مبارکبادی دیں۔

۵- اس کی خطاؤں سے درگزر کریں۔

۶- اس کے عیوب کے پیچھے نہ پڑیں۔

۷- جو غلطی اس سے ہوا اسے چھپائیں۔

۸- اسے ہدیہ وغیرہ دینے کا اہتمام کریں۔

۹- اس کے ساتھ بھلائی کریں۔

۱۰- اور اسے ایذا نہ پہنچائیں۔

۴- دوسروں کو خوشی پہنچائیں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ

أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا أَوْ تَطْرُدَ عَنْهُ جُوعًا

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اعمال یہ ہیں کہ تم کسی مسلمان کو خوشی پہنچاؤ یا اس سے تکلیف کو دور کر دو یا اس کی طرف سے قرض ادا کرو یا تم اس سے بھوک مٹا دو۔ (ابن ابی الدیانی قضاء الجوع، طبرانی: ابن عمر) (صحیح الجامع: ۶۰: ۱-۷: حسن)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ تَلَقَّى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِقٍ

اور تم کسی بھلی چیز کو حقیر نہ جانو، گرچہ تمہیں اس سے ہنس مکھ چہرے سے ملنا ہو۔ (مسلم: ۲۶۲۶)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ

وَأَنْ تُكَلِّمَ أَحَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ

إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ

اور تم کسی بھی چیز کو حقیر نہ سمجھو اور تم اپنے بھائی سے بات کرو اس حال میں کہ تمہارا چہرہ بخوشی اس کی جانب ہو، بیشک یہ بھی معروف میں سے ہے۔  
(ابوداؤد: جابر بن سلیم) (صحیح: جامع ۷۳۰۹)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن حارث بن جزء کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے زیادہ مسکرانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ (ترمذی: صحیح)

مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا ضِحْكَ

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا اس وقت سے اللہ کے رسول ﷺ نے مجھ سے اعراض نہیں کیا اور نہ ہی مجھے دیکھا مگر ہنسا بھی۔ (ایک روایت میں ہے) مگر مسکرایا۔ (صحیح: مختصر شامی الحمد: ۱۹۶)

--- بچوں کے ساتھ نرم رہنا اور انہیں خوش کرنا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا

وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسَبُهُ فَطِيمًا

وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ نَغْرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ

انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ لوگوں میں سب سے بہترین اخلاق والے تھے، میرا ایک بھائی تھا جس کا نام ابوعمیر تھا میرا خیال ہے کہ اس نے ابھی دودھ ہی چھوڑا تھا، اور آپ جب بھی اس کے پاس آتے تو کہتے، اے ابوعمیر! تم نے نغیر کو کیا کیا، نغیر ایک پرندہ تھا جس سے وہ کھیلتا تھا۔ (بخاری: ۶۲۰۳، مسلم: ۳۰۰۳)

--- بڑی عمر والوں کے ساتھ تھوڑا مزاق کیا جائے

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرًا

كَانَ يُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدِيَّةَ مِنَ الْبَادِيَةِ

فَيُجَهِّزُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتَنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا

فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ

فَاخْتَصَمَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يَبْصُرُهُ فَقَالَ الرَّجُلُ أَرْسَلَنِي مَنْ هَذَا

فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَجَعَلَ لَا يَأْلُو مَا أَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَرَفَهُ

وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا وَاللَّهِ تَجِدْنِي كَاسِدًا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنْ عِنْدَ اللَّهِ لَسْتُ بِكَاسِدٍ

أَوْ قَالَ لَكِنْ عِنْدَ اللَّهِ أَنْتَ غَالٍ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دیہات والوں میں سے ایک شخص جس کا نام زاہر تھا وہ دیہات سے نبی ﷺ کے لئے تحائف بھیجتا تھا، اور رسول ﷺ جب وہ لوٹنے کا ارادہ کرتا تو اس کی تیاری کرتے، اللہ کے رسول ﷺ فرماتے: بیشک زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے یہاں حاضر ہونے والے ہیں، اور نبی ﷺ اس سے محبت کرتے تھے اور وہ بد صورت شخص تھے، تو ایک روز ان کے پاس نبی ﷺ آئے اور وہ اپنا سامان بیچ رہے تھے، تو آپ نے ان کو پیچھے سے چمٹا لیا اور وہ دیکھ نہ سکا تو اس نے کہا: کون ہے یہ، مجھے چھوڑ دو، تو وہ متوجہ ہوا پس اسے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ ہیں، پس جس وقت اسے معلوم ہوا تو جو کچھ نبی ﷺ کے سینے سے اسے محسوس ہو رہا تھا اس سے وہ بے پروا ہی ظاہر کرنے لگا اور نبی ﷺ کہنے لگے: مجھ سے اس غلام کو کون خریدے گا؟ تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ تب تو آپ مجھے بہت سستا پاؤ گے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: لیکن تم تو اللہ کے نزدیک سے نہیں ہو، یا فرمایا کہ تم تو اللہ کے نزدیک بہت قیمتی ہو۔  
(احمد، تعلیق شعیب الارنؤط: اس کی سند صحیح ہے اور شیخین کی شرط پر ہے)

۵۔ مسلمانوں کا اور ان کے مرتبہ کا احترام کیا جائے اور ان کے ساتھ ادب سے پیش آیا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجِلِّ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفَ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ

وہ میری امت میں سے نہیں جو ہم میں سے بڑے کی تعظیم نہ کرے اور ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے جاننے والے کا حق نہ جانے۔  
(احمد، حاکم، عبادہ بن الصامتؓ) (حسن: صحیح الجامع ۵۴۳۳)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

(إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ)

جب تمہارے پاس کوئی شریف آئے تو تم اس کی عزت کرو۔

(ابن ماجہ: ابن عمرؓ) (حاکم: جابرؓ) (طبرانی: ابن عباسؓ، عبد اللہ بن عمرؓ) (حسن: صحیح الجامع ۲۶۹۰)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ))

جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

(بخاری: الادب: اکرام الضیف ع خدمت ایاہ منفعہ) (اور مسلم میں ہے: یا پھر چپ رہے)

اور نبی ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا

(مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ)

جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ بھی امن میں ہے۔ (مسلم: ۳۳۲۱)

۶۔ خاطر تواضع کرنا

مدارت کہتے ہیں کہ نرم کلامی کی جائے اور خوش کلامی اور بہترین طریقہ سے پیش آیا جائے ان لوگوں کے ساتھ جو فاسق اور فاجر ہیں کسی شرعی مصلحت کے تحت، مدارات یہ فریب دینے کو نہیں کہتے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ بَنَسْ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبَنَسْ ابْنُ الْعَشِيرَةِ  
فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ  
فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا  
ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَتَى عَهَدْتَنِي فَحَاشَا  
إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتَّقَاءَ شَرِّهِ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے اجازت چاہی جب نبی ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: قبیلہ کا کتنا ہی برا شخص ہے اور قبیلہ کا کتنا ہی برا بیٹا ہے، پس جب وہ بیٹھا تو نبی ﷺ نے اس سے خوش کلامی کی، پس جب آدمی جانے لگا تو عائشہ نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جس وقت آپ نے اسے دیکھا تھا تو اس کے بارے میں تو ایسا ایسا کہا تھا، پھر آپ نے اس سے ہنس کھ چہرے اور خندہ پیشانی سے ملے تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! تم نے مجھے کب بدگو پایا، بیشک اللہ کے نزدیک قیامت کے روز مرتبہ کے اعتبار سے سب سے برے وہ لوگ ہوں گے جنہیں لوگوں نے ان کی برائی سے بچنے کی وجہ سے چھوڑ دیا ہو۔

(بخاری: ۶۰۳۲، مسلم: ۲۵۹۱)

## ۷۔ خوش کلامی کی جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ

(بخاری: الجامع والسير: ۲۹۸۹، مسلم: الزکاة: ۱۶۷۷)

بہترین بات کہنا بھی صدقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ بَيْنَهُمْ

إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا [الإسراء]

اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے جو وہی کہتے ہیں جو بہتر ہے کہ بیشک شیطان ان کے درمیان جھگڑے ڈالتا ہے، کہ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

(اسراء: ۵۷)

أَنَّ يَهُودَ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ

فَقَالَتْ عَائِشَةُ: ((عَلَيْكُمْ وَلَعَنُكُمُ اللَّهُ وَعَصَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ))

قَالَ: ((مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ بِالرَّفْقِ وَإِيَّاكَ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ))

قَالَتْ أَوْلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ ((أَوْلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ

رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ))

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہود نبی ﷺ کے پاس آئے اور ان لوگوں نے کہا: تم پر موت ہو۔ تو عائشہ نے کہا: تم پر ہی ہو اور اللہ کی لعنت ہو اور تم پر اللہ کا غضب ہو، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ٹھہرو، تم نرمی اختیار کرو، اور سخت کلامی اور فحش کلامی سے بچو، انہوں نے کہا: کیا آپ نے نہیں سنا ان لوگوں نے کیا کہا، فرمایا: کہا تم نے نہیں

سنا کہ میں نے کیا کہا میں نے ان کا جواب لوٹا دیا، تو میری ان کے حق میں قبول کر لی گئی اور ان کی دعا میرے حق میں نہیں قبول کی گئی۔  
(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، احمد، دارمی، لفظ: بخاری کے ہیں: الادب: لم یکن اللہ علیہ وسلم فاحشاً ولا متعظاً)

--- بات کرنے والے کا احترام کیا جائے اور اس کی بات کو نہ کاٹا جائے

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

مَا رَأَيْتُ رَجُلًا اتَّقَمَ أُذُنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْحَى رَأْسَهُ  
حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يُنَحِّي رَأْسَهُ  
وَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَتَرَكَ يَدَهُ  
حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدْعُ يَدَهُ

میں نے کبھی کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ جس نے اللہ کے رسول ﷺ کے کان پر منہ رکھا ہو (کچھ کہنے کیلئے) تو آپ نے اپنا سر ہٹا لیا ہو یہاں تک کہ وہ شخص خود ہی نہ ہٹا لے، اور میں نے کبھی ایسا بھی کوئی شخص نہیں دیکھا کہ جس نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہو تو آپ نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ہو یہاں تک کہ خود اس شخص نے آپ کا ہاتھ نہ چھوڑ دیا ہو۔  
(ابوداؤد: ۴۶۱۱، حسن)

## ۸- نرمی کا سلوک

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ  
وَيُعْطَى عَلَى الرَّفْقِ مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْعُنْفِ  
وَمَا لَا يُعْطَى عَلَى مَا سِوَاهِ

بیشک اللہ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے، اور نرمی کرنے پر وہ چیزیں دیتا ہے جو سختی کرنے پر نہیں دیتا اور جو اس کے علاوہ کسی پر نہیں دیتا۔ (مسلم: ۴۶۹۷)

--- اس شخص کا قصہ جس نے مسجد میں پیشاب کیا تھا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذْ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ  
فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ  
فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ  
فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ

لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ  
إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ فَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ

ہم مسجد میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک اعرابی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگا، تو اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم اسے روکنے لگے کہتے ہیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے کہا تم اسے نہ ڈانٹو اسے چھوڑ دو تو لوگوں نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے پیشاب کر لیا پھر اللہ کے رسول ﷺ نے اسے بلایا اور اس سے کہا: بیشک ان مسجدوں میں پیشاب کرنا اور گندگی کرنا اچھی بات نہیں کیونکہ یہ اللہ عزوجل کے ذکر کے لئے، اور نماز اور قرآن کے پڑھنے کے لئے بنائی گئی ہے یا اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ نے سمجھایا، کہتے ہیں اور قوم کے ایک آدمی کو حکم دیا تو وہ ایک ڈول پانی لیکر آیا اور اسے اس پر چھڑک دیا۔  
(مسلم: ۲۸۵) نبی کا فرمان: لا ترموہ، یعنی تم اس کے پیشاب کو نہ روکو۔

--- اس شخص کا قصہ جو نماز میں بات کرنے لگا تھا

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ

بَيْنَا أَنَا أَصْلَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ

فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ

فَقُلْتُ وَائْكُلْ أُمِّيَا مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ

فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ

فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمْتُونَ بَنِي لَكِنِّي سَكْتُ

فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَابِي هُوَ وَأُمِّي

مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ

فَوَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي

قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنَ كَلَامِ النَّاسِ

إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ

أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معاویہ بن الحکم بیان کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ اسی درمیان قوم کے ایک شخص نے چھیکا، تو میں نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے تو لوگ مجھے گھور گھور کر دیکھنے لگے، تو میں نے کہا: تمہاری مائیں تمہیں گم کرے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو؟ تو وہ اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنے لگے، تو جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے چپ کر رہے ہیں تو میں چپ ہو گیا، پس جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کہ میں نے آپ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد کسی اور کو بہترین تعلیم دینے والا پایا، تو اللہ کی قسم آپ نے نہ مجھے ڈانٹا، اور نہ مجھے مارا اور نہ ہی گالی دیا، فرمایا بیشک یہ نمازیں ان میں لوگوں کی باتوں میں سے کچھ بھی کرنا جائز نہیں، بلکہ اس میں تسبیح کی جائے اللہ کی بڑائی بیان کی جائے اور قرآن کی تلاوت کی جائے، یا اسی طرح رسول ﷺ نے فرمایا۔  
(مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاة: ۸۳۶)

۹۔ بردباری پیدا کی جائے اور غصہ کو پی لیا جائے اور درگزر کیا جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا



وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

:اور غصہ کو پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے، اور اللہ احسان کرنے والوں ہی کو پسند کرتا ہے۔ (آل عمران: ۱۳۴)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ

إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

جو کسی کو پچھاڑ دے وہ طاقتور نہیں، بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔ (بخاری: ۶۱۱۳، مسلم: ۲۶۰۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَلَا تَسْتَوِ الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ

ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ

وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا

وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ

اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتے، تو جو کچھ ہے اسے بہترین طریقہ سے درگزر کرو، تو جو تمہارے اور اس کے درمیان دشمنی ہے وہ ایسے ہی ہو جائے گی گویا کہ وہ سخت دوستی ہے، اور اسے نہیں پائے گے مگر جن لوگوں کو صبر کیا اور اسے وہی لوگ پائیں گے جو بڑے حصہ والے ہیں۔ (نفلت: ۳۴-۳۵)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِي غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ

فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِي فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً

حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَدْ أَثَرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ

ثُمَّ قَالَ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ

فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر نجران کی موٹے کنارے والی چادر تھی کہ ایک اعرابی نے آپ کو پکڑ لیا تو اس نے آپ کو سختی سے کھینچا، یہاں تک کہ میں نے نبی ﷺ کے گردن کے کنارے پر دیکھا کچھ چادر کے سختی سے کھینچے جانے کی وجہ سے وہاں نشان پڑ گیا ہے، پھر اس نے کہا: آپ میرے لئے اللہ کا مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے کچھ دینے کا حکم دیجئے تو آپ اس کی جانب متوجہ ہوئے پھر مسکرائے اور اسے کچھ عطیہ دینے کا حکم دیا۔ (بخاری: فرض الخمس: ۳۱۳۹، مسلم: الزکاة: ۱۰۵۷)

## ۱۰- سخاوت

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا

(بخاری: ۶۰۳۳، مسلم: ۴۲۷۴)

نبی ﷺ سے کبھی کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا گیا کہ آپ نے کہا ہو: نہیں۔  
انسؓ بیان کرتے ہیں کہ

مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أُعْطَاهُ  
قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ  
فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ أَسْلِمُوا  
فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ

نبی ﷺ سے اسلام کے واسطے سے کبھی سوال نہیں کیا گیا مگر آپ نے اسے عطا کیا، کہتے ہیں تو ایک آدمی آیا تو آپ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں عطا کی، تو وہ اپنے قوم کی طرف پلٹا اور اس نے کہا: اے میری قوم! تم اسلام لے آؤ، کیونکہ محمد ﷺ اتنے عطیہ دیتے ہیں کہ وہ فاقہ کشی کا بھی خوف نہیں کھاتے۔  
(مسلم: ۴۲۷۵)

--- اور اسی سخاوت میں سے ہدیہ دینا ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

تَهَادُوا تَحَابُّوا

(مسند ابی یعلیٰ: ابو ہریرہؓ) (صحیح الجامع: ۳۰۰۴)

تم آپس میں ہدیہ دیا کرو تو تم محبت کرنے لگو گے۔

۱۱- خاکساری اور نرم رویہ اپنایا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

مَنْ كَانَ هَيْنًا لَيْنًا قَرِيبًا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ  
جَوْأَسَانِي كَرْنِ وَالَا اور نرم مزاج اور لوگوں سے قریب ہوگا اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔

(حاکم، بیہقی: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۶۲۸۴)

ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ  
فَكَلَّمَهُ فَجَعَلَ تُرْعَدُ فَرَائِضُهُ  
فَقَالَ لَهُ هَوْنٌ عَلَيْكَ فَإِنِّي لَسْتُ بِمَلِكٍ  
إِنَّمَا أَنَا ابْنُ امْرَأَةٍ تَأْكُلُ الْقَدِيدَ

نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، تو اس نے بات کیا تو اس کے بازو کا پٹنہ لگے، تو اس سے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم اپنے آپ پر آسانی کرو اس لئے کہ میں کوئی بادشاہ نہیں، بلکہ میں تو ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو قدید کھاتی تھی۔

(ابن ماجہ، حاکم: ابن مسعود البدری رضی اللہ عنہ) (حاکم: جریر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۰۵۴)

اور ابلیس کا یہ کہنا کہ

أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ

## ۱۲۔ معاملات میں نرمی کی جائے

--- فیصلہ کرنے اور اس کے طلب کرنے میں نرمی کی جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

كَانَ الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ  
فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْكَ  
قَالَ فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ

ایک شخص لوگوں کو قرض دیتا تھا، تو وہ اپنے جوانوں سے کہتا جب تم کسی تنگدست کے پاس جاؤ تو اس سے درگزر کرو شاید کہ اللہ ہم سے درگزر کرے، کہتے ہیں تو جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ نے بھی اس سے درگزر کیا۔

(بخاری: ۳۳۸۰، مسلم: ۱۵۶۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِمَا حَبِ الْحَقِّ مَقَالًا  
ثُمَّ قَالَ أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَمَثَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ

فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللَّهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَإِنَّ مِنْ خَيْرِ كُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً

ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آپ سے قرض کا مطالبہ کرنے آیا، تو اس نے سختی کیا، تو صحابہ اس پر دوڑے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اس لئے کہ حق والے کو کہنے کا حق ہے، پھر فرمایا: اسے ایک سال کا جانور دے دو اسی کے جانور کی مانند، تو لوگوں نے کہا: کہ اس کے ایک سالہ سے بہترین جانور ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے وہی دے دو، اس شخص نے کہا: آپ نے مجھے پورا پورا بدلہ دیا اللہ آپ کو بھی پورا بدلہ دے، پھر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بیشک تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم میں سب سے بہترین ادا نیکی کرنے والا ہو۔ (بخاری: ۳۳۰۶، مسلم: ۱۶۰۱)

--- جو تمہارے حق میں کوتاہی کرے تو اس سے سختی کرنے سے بچا جائے

انسؓ بیان کرتے ہیں کہ

خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِينَ  
فَمَا قَالَ لِي لَشَيْءٍ فَعَلْتُهُ لِمَ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا  
وَمَا قَالَ لِي لَشَيْءٍ لَمْ أَفْعَلْهُ إِلَّا فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا

میں نے نبی ﷺ کی نو سال خدمت کی، تو آپ نے مجھے کسی چیز کے لئے جسے میں نے کیا ہو، نہیں کہا کہ تم نے ایسا ایسا کیوں کیا؟ اور نہ ہی کسی ایسے کام کے لئے جسے میں نے نہ کیا ہو، کہا کہ تم نے ایسا ایسا کیوں نہیں کیا۔

(احمد: ۱۳۳۷)

کن چیزوں سے بچا جائے!

## ۱- سختی اور سخت کلامی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ  
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ

(آل عمران: ۱۵۹)

پس آپ اللہ کی رحمت سے ان کے لئے نرم ہو گئے اگر آپ سخت گو اور سخت مزاج ہوتے تو یہ تمام آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔

## ۲- عمل سے قول کی مخالفت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ  
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جسے تم نہیں کرتے، یہ اللہ کے نزدیک بڑی نارنگی کا سبب ہے یہ تم وہ کہو جسے تم خود نہیں کرتے۔ (صف: ۲: ۳-۴)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ : إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ

کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ کہتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب امانت دی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔ (بخاری: ۳۳، مسلم: ۵۹)

## ۳- مزاق اڑانے اور عیب لگانے سے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرَ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ  
عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ  
وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءِ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ  
وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِاللِّقَابِ  
بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ  
وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اے ایمان والو! کوئی مرد کسی مرد کا مزاق نہ اڑائے ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کا مزاق اڑائے ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں، اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ، اور نہ کسی کو برے لقب سے پکارو، ایمان کے بعد فسق بہت ہی برانا م ہے، اور جو توبہ نہ کرے تو وہ ظالموں میں سے ہے۔

(حجرات: ۲۹: ۱۱)

## ۴- لوگوں کے حالات اور ان کی طبیعت کی رعایت نہ کرنا

ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

أَنَّ رَجُلًا قَالَ : وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْعَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بَنَاءَ  
فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ  
ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفَرِينَ  
فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ

فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ

یہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم، میں صبح کی نماز میں فلاں شخص کے نماز لمبا کرنے کی وجہ سے پیچھے رہتا ہوں، تو میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو اس نصیحت کرتے وقت جتنا غصہ میں دیکھا اس سے زیادہ کبھی نہیں دیکھا، پھر آپ نے فرمایا: بیشک تم میں سے بعض لوگ نفرت دلانے والے ہیں، تو تم میں کا جو بھی لوگوں کو نماز پڑھانے تو وہ اسے مختصر کرے، اس لئے کہ ان میں کمزور، بڑے بوڑھے اور ضرورت مند لوگ بھی رہتے ہیں۔ (بخاری: ۷۰۴، مسلم: ۷۱۳)

۵۔ سختی اور تنگی کرنے اور قید لگانے سے بچا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنْفِرُوا

(بخاری: ۶۹، مسلم: ۳۲۶۳)

تم آسانی کرو، اور سختی نہ کرو اور خوشخبری دینے والے بنو اور نفرت دلانے والے نہ بنو۔

عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَهُمْ

أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ

(بخاری: ۲۰)

اللہ کے رسول ﷺ جب ان کو کوئی حکم دیتے تو ان کو عملوں کے تعلق سے وہی حکم دیتے جس کی وہ لوگ طاقت رکھتے۔

عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ

مَا خَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ

إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَأْتِ

فَإِذَا كَانَ الْإِثْمُ كَانَ أَبْعَدَهُمَا مِنْهُ

اللہ کے رسول ﷺ کو دو چیزوں کے درمیان کبھی اختیار نہیں دیا گیا مگر آپ نے ان دونوں میں سے آسان والے کو چنا جس میں گناہ نہ ہو، جب اس میں گناہ ہوتا تو اللہ کے

(بخاری: ۶۷۸۶، مسلم: ۴۲۹۵)

رسول ﷺ ان دونوں میں سے اس سے سب سے زیادہ دور رہنے والے ہوتے۔

۶۔ دنیا کے ساز و سامان اور اس کی زینت سے تعلق رکھنے سے بچا جائے

حسن بصریؒ بیان کرتے ہیں

لَا يَزَالُ الرَّجُلُ كَرِيمًا عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَطْمَعَ فِي دُنْيَاهُمْ

فَيَسْتَحِفُّونَ بِهِ وَيُكْرَهُونَ حَدِيثَهُ

ایک انسان برابر لوگوں میں شریف رہتا ہے یہاں تک کہ وہ ان کی دنیا میں لالچ کرے، تو ایسے وقت لوگ اسے حقیر جانتے ہیں اور اس کی باتوں کو ناپسند کرتے ہیں۔

(فيض القدير: ج ۱ ص ۴۸۱)

سہل بن سعد الساعدي رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ ذُنْبِي عَلَى عَمَلٍ  
إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ  
وَأَزْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّوكَ

ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کسی ایسے عمل کی جانب رہنمائی کیجئے کہ جب میں اسے کروں تو اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں، تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تم سے محبت کرے گا، اور جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ! لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

(ابن ماجہ، طبرانی، حاکم، شعب الایمان للہیثمی: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۹۲۲)

امام مناوی نے اپنی شرح میں کہا

قِيلَ لِبَعْضِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ :

مَنْ سَيِّدُكُمْ؟ قَالَ : الْحَسَنُ.

قَالَ بِمِ سَادُّكُمْ؟

قَالَ : احْتَجَجْنَا لِعِلْمِهِ وَاسْتَغْنَى عَنْ دُنْيَانَا

بصرہ کے بعض لوگوں سے کہا گیا: کہ تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے کہا: حسن، انہوں نے کہا: وہ تمہارا سردار کیسے ہوا؟ جواب ملا: ہمیں ان کے علم کی ضرورت ہوئی اور انہوں نے ہماری دنیا سے بے رغبتی ظاہر کی۔

(فیض القدر: ج ۱ ص ۲۸۱)